اُس مغالطہ سے بھی زیادہ ناقابل معافی ہے جو مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے پنجاب کے ایک گاؤں کا نام "دارالاسلام" رکھ کر تمام مسلمانانِ ہند کو دیا تھا۔

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا؟

ایک ہی مضمون کو بار بار کہنا، متضاد باتیں بیان کرجانا، یہ وہ نقائص ہیں جو ہر زیادہ اور بے ضرورت لکھنے والے کے کلام میں پائی جاتی ہیں اس لیے اگر اس رسالہ میں بھی تکرار اور تضاد بیان پایا جاتا ہے تو ہمیں اس پر متعجب نہ ہونا چاہیے لیکن اس رسالہ کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس میں مصنف نے مولانا حسین احمد اور دوسرے علمار کرام پر جو سب وشتم کیا ہے وہ کسی طرح ایک مدعی اصلاح کے لیے سزاوار نہیں ہے۔ سیاسی اختلاف دوسری چیز ہے ہم خود اس معاملہ میں کسی خاص جماعت کے نقطۂ نگاہ کے پابند نہیں لیکن اس طرح اپنی تعلی کرنا، اور اکابر کی تحمیق وتجہیل کرنا شایانِ علم ومتانت نہیں، بلکہ خود فضائل اخلاق سے فرومایہ ہونے کی دلیل ہے۔ خودداری ممدوح سہی مگر خود پرستی وخودستائی تو اور اپنے تئیں دوسروں کی نگاہ میں ذلیل کردیتی ہے۔

اتنی نہ بڑھا پاکیِ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ!

"اسلامی حقوق اور مسلم لیگ" از مولوی عبدالصمد صاحب رحمانی ضخامت ۱۴۸ صفحات کتابت طباعت متوسط۔ قیمت ۸ /

یہ دراصل ایک ٹریکٹ ہے جس میں مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب کے اُن دو خطوں کو جمع کردیا گیا ہے جو آپ نے مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے نام لیگ کے اجلاس پٹنہ کے موقع پر تحریر کیے تھے۔ مولانا نے ان خطوط میں ارکانِ لیگ کو مسلمانوں کی ملی، سیاسی اور

معاشرتی اور بین الاقوامی ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور درخواست کی ہے کہ لیگ ان سب امور کے لیے کوئی مؤثر عملی اقدام کرے۔ آپ نے اس ذیل میں برطانی ملوکیت کا ذکر کر کے حرب سلبی (سول ڈس اوبیڈنس) کا بھی مشورہ دیا ہے، اور بعض ناگزیر شکایتیں بھی کی ہیں۔ انداز بیان سلجھا ہوا، متین سنجیدہ اور معقول ومدلل ہے لیکن اگر کوئی شخص ان خطوط کے نتیجہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا سے غالب کی زبان میں یوں کہے:۔

ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بے وفا سہی　　جس کو ہو جان ودل عزیز اسکی گلی میں جائے کیوں

تو معلوم نہیں مولانا کیا جواب دینگے؟

"احسن المقال فی رویت الہلال" از مولانا محمد عبید اللہ قادری انجھری۔ کاغذ، کتابت، طباعت متوسط۔ صفحات ۶۴ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت ۴ر

رویت ہلال کا مسئلہ ہر زمانہ میں اہم رہا ہے اور خصوصاً اس زمانہ میں ذرائع خبر رسانی کی غیر معمولی ترقی کے باعث اس کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ آج کل ریڈیو کے ذریعہ بمبئی کی خبر کلکتہ میں بہت آسانی اور لب ولہجہ کے تغیر کے بغیر سنی جا سکتی ہے۔ ان حالات میں ضرورت ہے کہ اصول اسلام کی روشنی میں اس مسئلہ پر غور کر کے علمار کرام کسی ایک قطعی فیصلہ تک پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ پاس پاس کے شہروں میں عید اور رمضان کا مختلف دنوں میں ہونا بند ہو جائے۔

مولانا محمد عبید اللہ صاحب قادری نے یہ رسالہ اسی ضرورت کے پیش نظر تصنیف کیا ہے آپ نے اس رسالہ میں شہادت کی تعریف رویت اور شہادت میں فرق "رویت ہلال سے متعلق اصولی وفقہی مباحث وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کے بعد اس پر بحث کی ہے کہ قولِ واحد قابلِ قبول ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے خطوط، اخبار، تار اور ٹیلیفون وغیرہ کے ذریعہ خبر رسانی کے